بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًومصلیاً

(۱،۲)۔۔۔ شریعتِ مطہرہ نے کمانے کی ذمہ داری عورت پر نہیں رکھی، بلکہ عورت کے ذمہ گھریلو نظام سنبھالنا ہے، اور عورت کی روزی کا انتظام اس طرح کیا ہے کہ شادی سے پہلے عورت کا نان ونفقہ اس کے والد کے ذمہ رکھا ہے اور شادی کے بعد شوہر کے ذمہ لازم ہے، اور اگر عورت اپنے گھر میں رہتے ہوئے پردہ کے اہتمام کے ساتھ کوئی بھی جائز کاروبار کرے تو شرعاً اس میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ عورت کا ملازمت کیلئے گھر سے باہر نکلنا عام حالات میں پسندیدہ نہیں۔ جیسا کہ صحابیات اور تابعیات رضوان اللہ علیہن اجمعین کا عمومی طرزِ عمل یہی تھا، تاہم اگر کوئی عورت درج ذیل شرائط کی پابندی کرتے ہوئے ملازمت کیلئے گھر سے نکلے تو ملازمت کی گنجائش ہے:

۱۔۔۔ ملازمت فی نفسہٖ جائز ہو۔

۲۔۔۔ شادی شدہ ہونے کی صورت میں شوہر کی طرف سے ملازمت کی اجازت ہو۔

۳۔۔۔ مکمل شرعی پردہ کے ساتھ باہر نکلے، راستے میں آتے جاتے وقت یا جہاں کام کرتی ہے، وہاں بالغ اجنبی مردوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو۔ (کذا فی التبویب:۲۳۶/۱۵)

۴۔۔۔ بناؤ سنگھار نہ کرے، خوشبو استعمال نہ کرے اور نہ بجتا ہوا زیور پہنے۔

۵۔۔۔ گھر سے باہر وقت بقدرِ ضرورت گزارے۔

۶۔۔۔ اولاد کے اور دیگر متعلقین کے حقوق پامال نہ ہوں۔ (ماخذہ تبویب:۱۶۸۹/۵)

دار الافتاء

لہٰذا اگر آپ درج بالا شرائط کی پابندی کرتے ہوئے کوئی ملازمت اختیار کرنا چاہیں تو اس کی گنجائش ہے، البتہ اولاً یہ کوشش کریں کہ کوئی ایسی ملازمت ہو جس میں مردوں کے ساتھ اختلاط بالکل نہ ہو لیکن اگر کوئی ایسی نوکری نہ مل سکے تو پھر مردوں کے ساتھ اختلاط سے پرہیز کرتے ہوئے کوئی جائز ملازمت اختیار کرنے کی گنجائش ہے، مگر آپ کا تعلیم حاصل کرنے کیلئے بغیر محرم کے اتنے دور دراز ملک میں ٹھہرنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے، اس لئے یا تو آپ اپنے کسی محرم کو اپنے ساتھ لے جائیں یا کسی ایسے شخص سے شادی کرلیں جو آپ کا ہم مزاج ہو، پھر اپنے شوہر کے ساتھ اس ملک میں رہ کر تعلیم حاصل کریں۔ نیز یہ بھی واضح ہو کہ جب تک آپ دونوں کا نکاح نہیں ہو جاتا اس وقت تک آپ دونوں اجنبی ہیں، اس لئے نکاح سے پہلے ایک دوسرے سے بات چیت کرنا اور بے تکلف ہونا جائز نہیں ہے۔

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

(۳)۔۔۔ منگنی کی حیثیت وعدہ کی ہے، اور وعدہ کو حتی الامکان پورا کرنا ضروری ہے، البتہ اگر آپ کو غالب گمان ہو کہ مزاج کی ناموافقت کی وجہ سے زدواجی زندگی خوشگوار نہیں گزرے گی اور دونوں میں نباہ نہیں ہو سکے گا تو آپ اس رشتہ کا انکار کر سکتی ہیں۔ اور ابھی انکار کر دینا بہتر ہے اس سے کہ بعد میں ساری زندگی پریشانی سے گذرے۔

(۴)۔۔۔ اگر آپ نے زبان سے نکاح کی اجازت دیدی، یا آپ سے نکاح کی اجازت طلب کرنے پر خاموش رہیں تو چونکہ خاموش رہنا بھی نکاح کی اجازت ہے، اس لئے آپ کا نکاح منعقد ہو جائیگا، اگرچہ آپ دل سے راضی نہ ہوں، اور اگر آپ نکاح کی اجازت دینے سے انکار کر دیں اور زبان سے بھی کہہ دیں کہ میں یہ نکاح نہیں کرنا چاہتی تو آپ کا نکاح کسی طرح منعقد نہیں ہو سکتا۔

(۱، ۲)۔۔۔احکام القرآن للعلامة المفتي محمد شفيع رحمه الله تعالى: (۴۷۱/۳)

الثانية خروجهن لحوائجهن مستترات بالبراقع و الجلابيب و هو الرخصة للحاجة و لا شك ان كلتا الدرجتين منه مشروعتان غير أن الغرض من الجلب لما كان سد ذرائع الفتنة و فى خروجهن عن البيوت و لو للحوائج و الضرورات كان مظنة فتنة شرط عليهن الله و رسوله صلى الله عليه وسلم شروطاً يجب عليهن التزامها عند الخروج: (١): ان يتركن الطيب و لباس الزينة عند الخروج، بل يخرجن و هن تفلات ---- (٢): ان لا يتحلين حلية فيها جرس يصوت بنفسه--(٣): ان لا يضربن بارجلهن ليصوت الخلخال و امثاله من حليهن، كما هو منصوص القرآن۔ (۴): ان لا يتبخترن فى المشية كيلا تكون سببا للفتنة ----الخ

الدر المختار-(۵۸/۳)

(ولا تجبر البالغة البكر على النكاح) لانقطاع الولاية بالبلوغ (فإن استأذنها هو) أي الولي وهو السنة(أو وكيله أو رسوله أو زوجها) ---- (فسكتت) عن رده مختارة (أو ضحكت غير مستهزئة أو تبسمت أو بكت بلا صوت) فلو بصوت لم يكن إذنا ولا ردا حتى لو رضيت بعده انعقد

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حسین احمد سیف

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۱/صفر المظفر/۱۴۳۸ھ

۱۲/نومبر/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۲/صفر المظفر/۱۴۳۸ھ

۱۲/نومبر

الجواب صحیح

۱۳/۲/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

۱۲/۲/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۴۲/۱۲
۲۱۶/۲/۱۴۳۸ھ
جامعہ دار العلوم کراچی

مفتی
جامعہ دار العلوم کراچی